تحریر: نشاط حمید۔ خانیوال

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

سلطان محمود غزنوی نے ہیرے اور جواہرات کو ٹھکرا کر سومنات کا مندر توڑا۔

حجاج بن یوسف کا دربار لگا ہوا تھا۔ اچانک ایک متحیر ڈاکیا انتہائی عجلت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتا ہے' اجازت ملتی ہے۔ ایک خط ابن یوسف کو پیش کرتا ہے جو کہ خون سے لکھا گیا تھا اور دیبل (موجودہ کراچی) کے قید خانوں سے آیا تھا۔ حجاج بن یوسف جب خط پڑھتا ہے تو اس کا رنگ متغیر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ آخر اس خط میں کیا لکھا تھا؟ اس میں ایک مسلمان بیٹی نے اس سے مدد کی اپیل کی تھی' تڑپ اٹھتا ہے اپنا خنجر نکال کر نقشے میں مقام سندھ پر گاڑ کر چلا اٹھتا ہے میری بیٹی میں آرہا ہوں۔۔۔ میں آرہا ہوں۔۔۔

محمد بن قاسم کو وہی ابن قاسم جس کی عمر صرف 18 برس تھی۔ سپہ سالار بنا کر روانہ کرتا ہے تو محمد بن قاسم جزیرہ عرب پھلانگتا ہوا آتا ہے سندھ سارا فتح کرتا ہے تو ملتان تک کا علاقہ اپنے زیرنگین کر لیتا ہے۔

موسیٰ بن نصیر مراکش کا حکمران تھا' ایک دن اطلاع ملتی ہے کہ سپین (Spain) میں ایک عیسائی لڑکی نے پکارا ہے "موسیٰ حوا کی بیٹی کو لٹنے سے بچالے" تڑپ اٹھتا ہے طارق بن زیاد کو کمانڈر بنا کر بھیجتا ہے وہی ابن زیاد جس نے اندلس کے ساحل پر کشتیاں جلا کر انگریزوں میں بھی "Burn the boats behind you" کی کہاوت (Proverb) چھوڑی

> اللہ آج پھر ہمارا ٹھکانہ ثریا کی بلندیوں پر بنا سکتا ہے۔ مگر ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو IMF اور ورلڈ بنک کی غلامی سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔

پھر سپین (Spain) کی حکومت کو زوال ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مسلمان پھر سے دمشق کی جانب بڑھتے ہیں تو یوسف بن تاشقین جیسے فرزندان اسلام آگے بڑھتے ہیں اور مسلمانوں کو پھر سے عزت ملتی ہے۔

سسلی (Sicily) جہاں کے مسلمانوں کو رومی تنگ کیا کرتے تھے' ایک 70 سالہ بوڑھے آدمی ابو عبداللہ اسد ابن فرات نے 1213ھ میں فتح کیا اور مسلمانوں کو سکون کا سانس دلوایا۔

پھر سومنات کا بت اور مندر توڑنا پڑا تو محمود غزنوی جیسے سپوت نے برصغیر پر ایک' دو نہیں 17 حملے کئے اور جب اسے سونے چاندی کے ڈھیر اس لئے پیش کئے گئے کہ وہ مندر نہ گرائے تو انہیں ٹھکرا کر کہنے لگا۔ "میں نہیں چاہتا کہ کل قیامت کا دن ہو اور اللہ کہے کہاں ہے وہ بت فروش غزنوی جس نے چند ٹکوں کے عوض اپنا ایمان بیچا بلکہ میں چاہتا ہوں کل قیامت کا دن ہو اللہ کا دربار لگا ہوا ہو' ساری کائنات اس کے سامنے کھڑی ہو اور سب کے درمیان میرا اللہ کہے کہاں ہے میرا بت شکن غزنوی جس نے میری توحید کی خاطر مال و دولت کو ٹھوکر لگائی تھی"

بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اول عیسائیوں کے قبضے میں تھا تو صلاح الدین ایوبی جیسے مرد مجاہد آگے بڑھتے ہیں کہ اللہ کا مقدس گھر ہو مسلمانوں کا قبلہ اول ہو اور غیر مسلم اس پر کیوں قابض ہوں کئی مہینوں کی جنگ کے بعد اسے فتح کر لیتا ہے۔

شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے" یہ الفاظ کہنے والا ٹیپو

سلطان جب ان پر پورا اترتا ہے تو شہید ہونے کے باوجود بھی کسی انگریز کی جرات نہ ہو سکی کہ ان کے قریب جا سکے۔

(Dehly) دہلی میں شاہ اسماعیل شہید سکھوں کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہیں۔ بالاکوٹ کی چوٹیوں تک آتے ہیں اور بڑے شوق سے جام شہادت نوش کرتے ہیں۔

مگر آج ۔۔۔ آج صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ آج ہمیں کشمیر و بوسنیا سے کسووا' چیچنیا سے فلسطین و فلپائن سے مجبور و مظلوم مسلمان ماؤں اور بہنوں کی صدا سنائی نہیں دیتی۔ سنو ذرا غور سے سنو وہ کیا کہتی ہیں۔

"میں تمہاری بہن ہوں بلکہ تمہاری غیرت ہوں تم میری عصمت کی قسم کھا سکتے ہو میں وہ بہن ہوں جسکی پکار نے دمشق کے ایوانوں پر لرزہ طاری کر دیا تھا' محمد بن قاسم کی تلوار کو بے نیام کیا تھا' سندھ میری خاطر فتح ہوا تھا میں وہ ماں ہوں جس نے صلاح الدین ایوبی جیسے مجاہدوں کو دودھ پلایا ہے جس نے سومنات کا مندر توڑنے والے مجاہدوں کو لوریاں دی ہیں میں وہ بیٹی ہوں جس کی رگوں میں تیمور کا خون دوڑ رہا ہے۔۔۔۔"

"آج ہمیں بیت اللہ کی بیٹی بابری مسجد کے گرنے کی آواز سنائی نہیں دیتی' سنو وہ کیا کہتی ہے "اے میری ماں مجھ کو تیرے رکھوالے اغیار کے حوالے کر کے بھاگ نکلے۔"

آج ہمیں بیت المقدس کی فریاد نہیں سنائی دیتی مسجد اقصیٰ روتی ہوئی نظر نہیں آتی۔

یہ سب چیزیں تو مل کر ہمیں پیغام دے رہی ہے کہ مسلمانو !!! ہمارا خدا ایک ہے' رہبر و رہنما ایک ہے' مرکز و محور ایک ہے' مگر ہم ایک کیوں نہیں ہو رہے' آؤ حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیں۔۔۔ محسن کائنات کی سنت کو تازہ کر دیں۔۔۔ اپنے اوپر جو قرض ہے اتار دیں۔۔۔ محمد بن قاسم کی یاد کو تازہ کر دیں۔ دین اسلام کی آبیاری کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ خدمت باری تعالیٰ میں پیش کر دیں۔۔۔ اپنے رب سے جان کے بدلے جنت بے مثال کا سودا کر لیں۔۔۔ مظلوم مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کر دیں۔۔۔ غیر مسلموں کو شکست سے دوچار کر دیں۔

مگر ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی کیوں ؟ ۔۔۔ اس لئے کہ ہم لوگ باطل کے آگے جھک جاتے ہیں۔۔۔ یورپ و امریکہ کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔۔۔ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔۔۔ رسول اللہ کی معصیت کرتے ہیں۔۔۔ آج ہمارے دلوں میں خدا کی جگہ حکمرانوں کا خوف ہے۔ شمشیر کی جگہ ہم نے گٹار اور پیانو (Piano) اٹھا رکھی ہیں۔ قرآن پڑھنے کی جگہ ہم گانے گاتے ہیں۔ نماز کی جگہ ہم T.V اور فلمیں دیکھتے ہیں۔

اپنے آئیڈیل ہم خالد بن ولیدؓ کی جگہ فلمی ایکٹروں کو بناتے ہیں۔ آج ۔۔۔ ہم نے صرف زور دار اور لچھے دار تقریروں کو ہی جہاد سمجھ لیا ہے۔

ہمارے جذبات ماند پڑ چکے ہیں' دلوں میں تڑپ نہیں رہی۔ گیدڑ کی سو سالہ زندگی کو ہم شیر کی ایک دن کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔

افسوس ہے ہم پر مسلمانو! کہ عزتیں آج بھی لٹ رہی ہیں لیکن ۔۔۔ ہم میں کوئی محمد بن قاسم اور ابن زیاد نہیں۔

بیت المقدس آج بھی غیر مسلموں کے قبضے میں ہے لیکن۔۔۔ ہم میں کوئی صلاح الدین ایوبی نہیں۔

مسلم حکومتیں زوال کا شکار ہو رہی ہیں مگر۔۔۔ ہم میں کوئی یوسف بن تاشقین نہیں۔

غیر مسلم آج بھی مسلمانوں کو تنگ کر رہے ہیں مگر ۔۔۔ ہم میں کوئی اب ابن فرات نہیں۔

صنم خانے تو ہم نے اپنے دلوں تک میں کھول رکھے ہیں مگر۔۔۔ ہم میں کوئی محمود غزنوی نہیں۔

آج پھر ہندوستان کے مسلمان کسی محمود غزنوی اور محمد بن قاسم کی راہ تک رہے ہیں' اندلس کا ساحل کسی طارق بن زیاد کا منتظر ہے۔ بیت المقدس کی دیواریں کسی صلاح الدین ایوبی کا انتظار کر رہی ہیں۔ یہ سب چیزیں بتلا رہی ہیں مسلمانوں یہ تمہارے اسلاف تھے تم ان کے وارث ہو حقیقی وارث بن کر دکھا دو۔

ہم حقیقتاً نہیں وارث بن کر دکھا دیں تو اللہ پھر سے ہمارے آنسوؤں کو مسرت میں' ہمارے دکھوں کو سکھوں میں' ہماری ذلت کو عزت میں' ہماری پستی کو بلندی میں اور ہمارے زوال کو عروج میں بدل سکتا ہے۔ اللہ آج پھر ہمارا ٹھکانا ثریا کی بلندیوں پر بنا سکتا ہے۔

مگر ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو (IMF) اور ورلڈ بنک (World Bank) کی غلامی سے نجات حاصل کرنا ہو گی۔ باطل سے ٹکرانا ہو گا' اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنا ہو گا' ہمیں جہاد کرنا ہو گا۔ ہمیں جہاد کرنا ہو گا۔

وما علینا الا البلاغ المبین